ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

# اسلامی معاشرت میں سیّاحت (ٹورازم) کی تہذیبی و تمدنی اہمیت: تحقیقی جائزہ

# *The Civilizational and Cultural Significance of Tourism in Islamic Society: A Research Review*

**روح الامین:** اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ گریجویٹ کالج بوائز دیپال پور

**ڈاکٹر حافظ عبد القہار:** ایس ایس ٹی گورنمنٹ ہائی سکول 90 شمالی سرگودھا

**محمد حماد سعید:** پی ایچ ڈی سکالر شیخ زاید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی

***ABSTRECT***

*The fact is that "tourism" is not present in the practice of Muslims, it is not a new thing, but its role has been suspended or suspended. Realizing this period (and it is very important in these circumstances) that we should reflect again and again and realize our full role and responsibility, patronize all the resources and means with which we can support our Islamic faith. Projects and schemes can benefit in the service. The tragedy is that we are unable to substitute the quality of good against the masterpiece of evil, our Islamic projects and planning lack opportunities for "tourism. Non-Muslims especially (and a few Muslims too) have realized the value and place of tourism and have taken advantage of tourism to serve their own projects and plans. The need of the hour is that we should now extricate ourselves from the house of glass and glass in which we have confined and imprisoned our souls due to backwardness, ignorance, ill omen, vanity and hopelessness. It is obligatory on the relevant ministries and organizations, societies and Islamic institutions of Islamic countries to make the best of the industry and craft of "tourism" within their goals and plans, which has become the tourism of infidels who recognize the truth of Allah. Not only that, although tourism is purely an Islamic practice and in any case its importance and excellence is not less than any other Islamic practice.*

***Keywords**: Tourism, Civilization, Islamic Faith, Cultural Preservation, Global Influence*

## تعارف

سیاحت (ٹورازم) ایک قدیم اور اہم موضوع ہے جس کا تعلق انسان کی تہذیبی اور تمدنی زندگی سے گہرا ہے۔ یہ کوئی نیا تصور نہیں بلکہ مسلم معاشرت میں بھی اس کا تاریخی اور ثقافتی مقام رہا ہے۔ سیاحت کے ذریعے نہ صرف لوگوں کو نئے تجربات ملتے ہیں بلکہ مختلف ثقافتوں اور روایات کے ساتھ آگاہی بھی حاصل ہوتی ہے۔ آج کے دور میں، جب کہ ترقی اور عالمی تعلقات کے میدان میں نئے مواقع سامنے آ رہے ہیں، سیاحت کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہم سیاحت کے اس پہلو پر توجہ دیں اور اسلامی نقطہ نظر سے اس کے فوائد اور امکانات کو سمجھیں۔ اسلامی معاشرت میں سیاحت کا مقصد نہ صرف تفریح ہے بلکہ علم و آگاہی، ثقافتوں کے تبادلے اور مذہبی فہم کو بھی فروغ دینا ہے۔

### سیاحت کے لغوی مفاہیم

1- پانی کا سطح زمین پر بہنا

2- عبادت کے لیے زمین پر پھرنا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

3-مسجد میں رہنے والا، روزہ دار (صفت سیّاح وسائح)

4-السیّاح، ملکوں میں بہت پھرنے والا[1]

جس طرح پانی سطح زمین پر بہتا رہے تو پوری زمین سر سبز ترو تازہ، صالح پھل آور اور پھول آور رہتی ہے (گویا پانی کے چلنے پھرنے میں زمین کی آبادی اور تازگی ہے اگر پانی بہنا بند ہو جائے تو زمین بنجر اور ویران، بلکہ تباہ ہو جاتی ہے) ویسے اگر ہدایت ربّانی کا چشمہ بند ہو جائے اور ہدایت یافتہ لوگوں کا چلنا پھرنا، سیاحت کرنا بند ہو جائے تو زمین اور اہل زمین فساد آلود ہو جاتے ہیں[2] (س، ی، ح) مادّہ کے معنی "فراخ جگہ" کے ہیں اسی اعتبار سے مکان کے صحن کو بھی "ساحة الدار" کہتے ہیں (گویا اس لفظ میں ہی جامعیت اور عالمگیریت کا تصوّر موجود ہے) وسیع مکان میں ہمیشہ جاری رہنے والے پانی کو "السّائح" کہا جاتا ہے "ساح فلان فی الارض" کے معنی پانی کی طرح زمین کے چکر کاٹنے کے ہیں[3]

قرآن کریم میں ہے "فسیحوا فی الارض اربعة اشھر" تو اے مشرکو! تم زمین میں چار مہینے چل پھر لو![4] ہمیشہ سفر کرنے والے شخص کو "سائح یا سیّاح" کہا جاتا ہے اور قرآن کریم کی آیت میں "السائحون"[5] اور "السائحات" روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں مراد ہیں۔

روزہ کی دو اقسام ہیں (1) حقیقی جو کھانے پینے اور جماع کو ترک کرنے کا نام ہے (2) حکمی، وہ روزہ جو کہ جوارح یعنی آنکھ، کان اور زبان وغیرہ کو معاصی سے روکنے کا نام ہے تو "السائحون" سے مراد دوسری قسم کی روزہ دار ہیں جو سیاحت کے دوران اعضاء کو معاصی سے محفوظ رکھتے ہیں بعض کے ہاں "السائحون" سے مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن کی آیت "افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اذان یسمعون بھا" کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی؟ تا کہ ان کے دل ایسے ہوتے کہ ان سے سمجھ سکتے، اور کان ایسے ہوتے کہ ان سے سن سکتے؟[6] کہ مقتضٰی کے تحت زمین میں سفر کرتے ہیں یعنی قدرت الٰہیہ کے آثار و عجائبات دیکھتے ہیں اور ان پر غور و فکر کرتے ہیں[7]

لفظ "السائح" سے مراد حضرت عبد اللہ ابن عباس و رحضرت عبد اللہ ابن مسعود کے قول کے مطابق "روزہ دار" ہیں امام عطا کے ہاں "مجاہدین اور غازی" مراد ہیں امام عکرمہ کے نزدیک "طالب علم" مراد ہیں جو ایک شہر سے دوسرے اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرتے ہیں تحصیل علم کے لیے "سیاحت" کرتے ہیں۔[8]

**سیاحت کی ضرورت واہمیت**

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے

---

[1] القاموس المحیط: 225، فیروز آبادی، مجد الدین محمد بن یعقوب، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان 1426ھ

[2] مفردات القرآن: 431، راغب اصفہانی، حسین بن محمد بن مفضل، مفردات القرآن، دار القلم، دمشق 1420ھ

[3] معجم مقاییس اللغۃ: 120، ابن فارس، ابی الحسین، احمد بن فارس بن زکریا، معجم مقاییس اللغۃ، دار الفکر 1399ھ

[4] التوبۃ: 2

[5] التوبۃ: 112

[6] الحج: 46

[7] مفردات القرآن ج 1 ص: 535، 36، راغب اصفہانی، حسین بن محمد بن مفضل، مفردات القرآن، دار القلم، دمشق 1420ھ

[8] ابن کثیر: 625 ج 2، ابن کثیر، عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی، مکتبۃ اسلامیۃ، لاہور 2009م

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدا الخلق ثم اللہ ینشئ النشاۃ الاخرۃ ان اللہ علی کل شیء قدیر "[9]اے پیغمبر کہہ دیجیے زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو اس نے کس طرح خلق کی ابتدا کی پھر اللہ ہی آخرت کی زندگی عطا کرے گا بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں نظام زندگی چلانے کا ارادہ کیا تو لوگوں کو زمین میں اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر اس میں آباد کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ زمین میں چل پھر کر زمین و آسمان کی پوشیدہ اور چھپی ہوئی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائیں مسلمان زمین کے جس خطے یا ٹکڑے میں سکونت پذیر ہیں اللہ تعالیٰ نے صرف اسی جگہ کو مسلمانوں کا وطن نہیں بنایا اور نہ ہی جائے عبادت کو مساجد و معابد میں محصور کیا ہے بلکہ پوری دنیا مسلمان کا گھر اور ساری زمین اس کے لیے مسجد بنا دی ہے لہذا عظیم الشان کائنات جہاں پوری کی پوری مسلمان کا عبادت خانہ ہے وہاں اس کی سرگرمیوں کا مرکز و محور بھی ہے اور مسلمان کی عبادت کی اعلیٰ ترین صورت نماز میں دوران سفر "قصر" کرنے کی اجازت بھی اس لیے دی گئی ہے ٹریول کرنا ایسی عبادت ہے جس کا تعلق انسان کی اس کائنات کی نگرانی سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے خادم بنا کر اس کے کنٹرول اور قبضے میں دے دیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مشرق و مغرب میں سیاحت کرنے کا حکم بھی دیا ہے اور جہادی سیاحت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی ہے اور جو بغیر عذر شرعی کے پیچھے بیٹھے رہتے ہیں (جنکی حرکت ان کے حلقے اور مسجد سے تجاوز ہی نہیں کرتی) انکے کے لیے وعید نازل فرمائی ہے

## سیاحت علوم وفنون وایمان کی تربیت اور تجربات کو سائیکل کرتی ہے

زمین میں چلنا پھرنا صرف تفریح ہی نہیں ہے کہ مسلمان صرف تفریح میں ہی لگ جائیں بلکہ یہ تو علوم و فنون اور ایمان کی تربیت اور اپنے تجربات کو سائیکل کرنے کی بہترین فرصت ہے قرآن کریم ان آیات سے بھرا پڑا ہے جو اس معنی کی تاکید اور اس مفہوم کو تقویت بخشتی ہے ارشاد باری ہے "قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین "[10]بے شک تم سے پہلے کئی دور گزر چکے ہیں سو تم زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا

پھر فرمایا" افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا "تو کیا یہ زمین میں چلیں پھرے نہیں کہ ان کو ایسے دل حاصل ہو جائیں کہ یہ ان سے سمجھتے ؟[11]

اور ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا" افلم یسیروا فی الارض فینظر کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم کانوا ھم اشد منھم قوۃ واثارا فی الارض "[12]"کیا زمین میں یہ لوگ چلے پھرے نہیں کہ یہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے وہ طاقت اور زمین میں اثار کے لحاظ سے (جو وہ چھوڑ گئے ہیں) ان سے زیادہ زبردست تھے" ان آیات بینات میں غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں ٹریول اور سیر و سیاحت کا تعلق تاریخ میں، دقت نظر، تدبر اور عبرت سے کتنا گہرا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سیاحت کو مومن کی صفات میں سے صفات میں سے شمار کیا ہے

---

[9] العنکبوت:20

[10] آل عمران:137

[11] الحج:46

[12] غافر:21

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

قرآن کریم ارشاد باری ہے " التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المؤمنین " " توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اس کی حمد وثنا بیان کرنے والے، سیاحت کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے منع کرنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور مومنین کو جنت کی بشارت دے دیجیے "[13]

اور جب اسلام نے چاہا کہ عالمی شعور واحساس اور عالمگیر انسان کا تصور اجاگر کیا جائے، تو اس نے ہجرت (جو اللہ کی خوشنودی اور کمزور لوگوں کے اوپر ظلم کی وجہ سے، امن کی تلاش کے لیے کی جائے) کو ایک حتمی اور لازمی فریضہ قرار دیا۔

ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند آثار بسند ضعیف مروی ہیں جن میں "غرابت "یعنی اجنبیت اور حالت سفر میں آنے والی موت کو" شہادت فی سبیل اللہ " قرار دیا گیا ہے قرآن کریم میں ہجرت کی تائید میں اور مہاجرین کی حوصلہ افزائی میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا" ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعة" اور جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت سے ٹھکانے اور فراخی پائے گا۔[14]

امام محمد بن ادریس الشافعی نے بھی اپنے دیوان میں اسی مفہوم کو اپنے اشعار کی زینت بنایا

وہ فرماتے ہیں

ما فی المقام لذی عقل وذی ادب، من راحة فدع الاوطان واغترب،

سافر تجد عوضا عمن تفارقه، وانصب فان لذیذ العیش فی النصب،

انی رایت وقوف الماء یفسده، ان سال طاب وان لم یجری لم یطب،

"صاحب عقل اور باشعور آدمی کا راحت وآرام سے کیا تعلق؟ لہذا تو وطنوں کو چھوڑ کر اجنبی اور مسافر بن جا

"سفر کی وجہ سے جن اہل وعیال سے تو جدا ہو گا ان بھی سے بھی بہتر عوض پائے گا، اور محنت کر کیونکہ زندگی کی مٹھاس اپنے آپ کو تھکا ڈالنے میں ہے "

"بلاشبہ میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ پانی کا ٹھہراؤ اس کو خراب کر دیتا ہے، اگر پانی بہتا رہے تو پاک رہتا ہے اور اگر رک جائے تو وہ پاک نہیں رہتا"[15]

ایسے ہی" حسین بن علی الاصبہانی "جو صاحب لامیۃ العجم اور الطغرائی کے نام سے مشہور ہیں وہ اپنے اشعار میں بلند ہمتی کی تعریف یوں کرتے ہیں"

"حب السلامة یثنی عزم صاحبه عن المعالی ویغری المرء الکسل

فان جنحت الیه فاتخذ نفقا فی الارض او سلما فی الجو فاعتزل

یرضی الذلیل بخفض العیش مسکنه، والعز عند رسیم الانیق الذلل

ان العلا حدثتنی وھی صادقة، فیما تحدث ان العز فی النقل

لو ان فی شرف الماوی بلوغ منی، لم تبرح الشمس یوما دارة الحمل

---

[13] التوبۃ:112

[14] النساء:100

[15] دیوان امام شافعی:26، الشافعی، محمد بن ادریس، دیوان امام شافعی، (المسمی بالجوھر النفیس فی شعر الامام محمد بن ادریس)، مکتبۃ ابن سیناء، القاھرۃ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

"سلامتی کی محبت انسان کے ارادوں کو بلندیوں کی طرف جانے سے موڑ دیتی ہے، اور اس کو سستی پر آمادہ کر لیتی ہے

"اگر تو سستی کی طرف مائل ہو گیا تو زمین میں کوئی سرنگ کھود لے یا آسمان پر سیڑھی لگا کر علیحدہ ہو جا

"ذلیل آدمی گھٹیا زندگی گزارنے پر راضی ہو جاتا ہے، حالانکہ عزت و بلندی سدائی ہوئی اونٹنیوں کی تیز رفتاری میں ہے

"شرافت و بزرگی نے مجھے کہا کہ یقیناً عزت و کرامت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں ہے اور وہ اپنے دعویٰ میں سچی ہے

"اور اگر وطن اور ٹھکانہ کی فضیلت میں یہ بات ہوتی کہ مقصد کا حصول ان سے ہے تو سورج ہمیشہ گھومتا نہ رہتا[16]

چنانچہ غیر مسلموں نے اس حقیقت کا اچھی طرح ادراک کر لیا ہے اور وہ زمین میں سیاحت اور وزٹ (زیارت) کے نام پر معاشی و معاشرتی اور عسکری معلومات کی کھوج اور کرید لگانے کے لیے مسلمانوں کے گھروں شہروں اور ملکوں میں سیاحت کر رہے ہیں اور اپنے مقاصد و اہداف طے کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں کے اجتماعی، ثقافتی اور اقتصادی بنیادوں کی سٹڈی کرنے کی نیت سے خطے" اور پروجیکٹ تیار کرنے لگے ہیں تاکہ ان کو ثقافتی اور تعلیمی اعتبار سے مستحکم کر کے اپنے مکروہ اہداف اور برے ارادوں اور خبیث وساوس کے موافق ڈھال سکیں۔ جب کہ مسلمانوں نے اس مقصد یعنی سیاحت کو اپنی ذمہ داری سمجھا ہی نہیں، حتّٰی کہ اپنی حدود اور علاقے اپنے شہروں اور بستیوں کے متعلق مطلق جان پہچان حاصل کرنے کی زحمت اور تکلیف اٹھانا گوارا نہ کی۔

## مسلمان قوم کے لیے لمحہ فکریہ

آپ حیرت کے سمندر میں ڈوب جائیں گے جب ایک غیر مسلم ٹورسٹ "سیاح" کو آپ دیکھیں گے کہ وہ مسلم ممالک اور شہروں کے متعلق کسی بھی مسلمان سے کہیں زیادہ معلومات رکھتا ہو گا۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اور مسلمان قوم کے لیے لمحہ فکریہ ہے اسلام جب سے اس دنیا میں آیا ہے عالمگیر مذہب بن کر آیا ہے قران کریم میں ارشاد باری ہے

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا" اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ وہ تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے اور اللہ تعالی شہادت کے لیے کافی ہے"[17]

اور نبی ﷺ کی بعثت، بجائے ایک قوم کے ساری اقوام عالم کے لیے جاری فرمائی، ارشاد باری ہے وَمَا اَرسلناك الاّ کافّۃ للنّاس " اور ہم نے آپ ﷺ کو پوری کائنات کے تمام لوگوں کے لیے نبی بنایا ہے[18]

ارشاد باری ہے

"وَمَا اَرسلناك الاّ رحمۃ لّلعالمین " اور ہم نے آپ ﷺ کو پورے جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"[19]

---

16 شرح لامیۃ العجم: 11، السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمان بن ابی بکر، شرح لامیۃ العجم للطغرائی، مکتبۃ الاداب، القاھرۃ

17 الفتح: 28

18 سباء: 28

19 الانبیاء: 107

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک عالمگیر اور "آفاقی وژن" رکھیں کیونکہ وہ "کنتم خَیرَ امّۃ اخرِجَت للنّاس "[20] کے مصداق ہیں پھر امّت محمدیہ سب سے آخر میں آئے ہیں لہذا دین اسلام اور رسالت مآب ﷺ کی شریعت و دعوت کو پوری کائنات میں پھیلانا اور ہر ہر فرد، قوم، قبائل اور نسلوں تک پہنچانا مسلمان امّت کی ذمہ داری ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے "فلیبلّغ الشاھد منکم الغائب "ہر موجود کو چاہیے کہ وہ غائب تک پہنچا دے "[21] پھر فرمایا: بلّغوا عنّی ولو ایۃ "میری طرف سے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی ہو"[22]

ان تمام آیات اور احادیث کے تناظر میں اسلام نے مسلمانوں سے زمین میں چل پھر کر سیاحت کے طریق غیر مسلموں سے اختلاط کر کے ان کو بھلائی کی دعوت دینے اور دین حق کی ہدایت ان تک پہنچانے کا مطالبہ کیا ہے جو کہ ایک جگہ چمٹے رہنے سے ممکن نہیں اس لیے دین اسلام نے زمین کے ہر خطے اور علاقے کو مسلمان کا وطن قرار دیا ہے تاکہ وہاں نام الہیٰ وہ کلمہ حق بلند ہو۔

**زمین سے چمٹے رہنا، دین اسلام میں ناپسندیدہ عمل ہے**

ہمارے دین نے زمین سے چمٹے رہنے اور اس پر بوجھل بننے کو بے حد ناپسند کیا ہے بلکہ اگر وہ اللہ کے راستے میں نہ نکلیں تو ان کو ان کے اس عمل کی پاداش میں دردناک عذاب کی دھمکی سنائی ہے سورہ التوبۃ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" یا ایّھا الّذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثّا قلتم اِلی الارضِ اَرَضِیتم بِالحَیاۃِ الدّنیا مِنَ الآخِرَۃِ فَمَا مَتَاع الحَیاۃِ الدّنیا فِی الآخِرَۃِ اِلّا قلیل اِلّا تَنفِروا یعذّبکم عذابا الیما وّیستَبدِل قوما غیرَکم ولا تضرّوہ شیئا وَاللہ علی کلّ شیء قدیر"[23] اے ایمان والو تمہیں کیا ہو گیا ہے جب تم کو کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین پر بوجھل بن جاتے ہو کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگانی پر راضی ہو گئے ہو حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں نہ نکلے تو تم کو دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ کوئی اور قوم لے آئے گا، اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے "ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا" اِنّ الّذین توفّاھم الملائکۃ ظالمی اَنفسِھم قالوا فیما کنتم قالوا کنّا مستَضعَفین فی الارض قالوا الم تکن اَرض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولئك ماواھم جھنم وساءت مصیرا" بے شک وہ لوگ جنھیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، کہتے ہیں تم کس کام میں تھے؟ وہ کہتے ہیں ہم اس سرزمین میں نہایت کمزور تھے۔ وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔[24]

---

[20] آل عمران:110

[21] البخاری:105

[22] البخاری:3461

[23] التوبۃ:38،39

[24] النساء:97

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا" ومن یّھاجرفی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعة ومن یّخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ وکان اللہ غفورا رحیما" اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔[25]

اس وقت ٹورازم "سیاحت " آفاقی وعالمگیر مسلمان کی حس کی نمو ّو تربیت کے لیے اور دین اسلام کے آفاقی پیغام کی مسلمانوں کو مسلسل یاددہانی، اس کی امانت اور ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے اور اس کی طرف دعوت دینے، اس کے ذریعے خوشخبری سنانے کی خاطر، ایک دلچسپ مقصود ومطلوب بن چکی ہے

**سیاحت کے فوائد**

1-علامہ خازن اور صاحب تفسیر المنار نے سیاحت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ " تہذیب نفس اور تہذیب اخلاق کا بہترین موقع " سیر و سیاحت " سے ہوتا ہے کیونکہ مسافر کو راہ سفر میں طرح طرح کی مشقتیں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان پر صبر و تحمل کی ضرورت پڑتی ہے ان اوصاف حمیدہ اور صفات عالیہ کے ذریعے نفس ان اشیاء کا عادی بن کر نکھار حاصل کرتا ہے۔"[26]

2-سیاحت کے ذریعے بڑے بڑے علماء صلحا اور اتقیا اور ابرار صفت لوگوں سے براہ راست ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے اور استفادہ کا موقع ملتا ہے

3-متنوع علوم وفنون کی تحصیل ہوتی ہے

4-صحبتِ علماء کے ذریعہ پاکیزہ نفوس کی برکات وانوار سے متمتع ہو کر انسان اخلاق کریمانہ کے سے آراستہ ومزّین ہو جاتا ہے

5-دوران سیاحت، مہذّب اقوام کے آثار اور قدرت کی نیرنگیوں کو دیکھ کر انسان اللہ تعالی کی عظیم الشان قدرت کاملہ کا معترف ہوتا ہے اور عبرت حاصل کرتا ہے۔[27]

6-قرآن کریم میں مذکور "اماکن وآثار " کی زیارت وسیاحت سے ایمان ویقین میں قوت اور زیادتی حاصل ہوتی ہے ( جیسا کہ فارسی مقولہ ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ ) صحیح صادق آتا ہے یعنی انسان جب ایسے آثار اور واقعات گزشتہ اقوام کے تمدّن کا بچشم خود مشاہدہ کرتا ہے تو قرآنی آیات وارشادات کو سمجھنے کے لیے ایک روشنی اور ایک خاص بصیرت حاصل ہوتی ہے

7-قرآنی تاریخی مقامات کو دیکھنے اور ان کی تہہ تک جانے سے ہی مستشرقین یورپ کی غلط بیانیوں اور ان کے مغالطوں کی حقیقت کھلتی ہے

8-مقدس مقامات کی زیارت سے حلاوتِ ایمانی اور نور بصیرت نصیب ہوتا ہے

---

25 النساء:100

26 تفسیر المنار: ج11 ص125

27 تفسیر خازن: ج3 ص25، الخازن، علی بن محمد بن ابراھیم، البغدادی، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان 1415ھ

9- مستشرقین یورپ جو علمی تحقیقات وتصنیفات کے سلسلہ میں بے شمار آلات اور وسائل سے کام لیتے ہیں وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے اپنے علم و تحقیق کی "دھاک" بٹھانے کی خاطر ایسے دیدہ دانستہ مغالطے پیدا کرتے ہیں کہ بلا سیر وسیاحت اور ان آثار کے مشاہدہ کے ان کے دعووں کا ابطال ناممکن ہے اس لیے اقوام وملل کے آثار ومشاہدات اور مطالعہ کے لیے زمین کی سیاحت اہل ایمان کے لیے ایک ضروری لازمی فریضہ ہے تاکہ خود ان کی بھی غلط فہمی دور ہو جائے اور دوسرے اہل ایمان کا ترڈد و تذبذب بھی دور ہو جائے۔

10-"سیاحت" کے ذریعے "معذّب" یعنی عذاب شدہ اقوام کے آثار اور حالات کا قریب سے مشاہدہ کرنے سے دل کو تسلی اور عین الیقین حاصل ہوتا ہے۔

امام غزالی نے "احیا العلوم" میں "کتاب آداب السفر" میں سیر و سیاحت سے متعلق بہت سے آداب اور شروط اور دینی و اخروی منافع سے متعلق بڑی تفصیلی بحث کی ہے، علّامہ سید رشید رضا صاحبِ "تفسیر المنار" نے بھی جلد "ثامن" میں امام غزالی کی اس بحث کی تحسین فرمائی ہے

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آفاق عالم میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات پوشیدہ ہیں انہیں دیکھنے کے لیے سیاحت کرنی چاہیے تاکہ ملک در ملک اور زمین کے اکثر حصوں میں آیات الٰہیہ کا مشاہدہ اور معائنہ کیا جائے[28]

ارشاد ربانی ہے "سنریھم اٰیٰتنا فی الافاق وفی أنفسھم" اور ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں اور ان کے نفوس میں ضرور دکھائیں گے"[29]

اور فرمایا"وفی الارض اٰیات للموقنین" اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں[30]

ان آیات بینات سے واضح ہوا کہ خدا کی عجیب وغریب مخلوقات کا مشاہدہ بغیر "طویل اسفار" کے ناممکن ہے دریا وسمندر لق ودق صحرا پٹرول اور گیس اور دیگر طرح طرح کی "معدنیات" سے بھرے ہوئے علاقے، قدیم تہذیبوں کے کھنڈرات، جدید تمدّن کے مظاہر، مختلف الاقسام کے جانور اور وحوش، جنگلات اور وادیاں، طویل القامت پہاڑ، نباتات واشجار "سیاحت" کے طریق ہی دیکھے جاسکتے ہیں

ان "عجائباتِ قدرت" کا مشاہدہ کرنے والا تخلیق باری کے کمالات پر عش عش کرتا ہوا کہتا ہے کہ خدا کی ہر چیز اور ہر تخلیق میں کمال درجہ کی حکمت ہے[31]

### دعوتی سیاحت

سیاحت کے عظیم الشان اور جلیل القدر فوائد میں سے اسلام کی طرف دعوت دینا اور اس کو پھیلانا بھی ہے خواہ وہ فرد افراد ا ہو یا وہاں کی موجود اسلامک سوسائٹیز اور تنظیموں کے ذریعے سے ہو، آج کل تو دنیا بھر میں مساجد، اسلامی مراکز اور اسلامک سوسائٹیز کے قیام کی وجہ سے دعوت و تبلیغ کا معاملہ اور بھی آسان ترین ہو گیا ہے مختلف ممالک میں خصوصا بلاد کفار میں دین اسلام کی دعوت پہنچانے کے بیش بہا قیمتی اور گراں قدر فوائد ہوتے ہیں علماء اور دعاۃ کے لیے بھی اور عامۃ النّاس کے لیے بھی، کیونکہ جو مبلغین اور دعاۃ خارج سے جا کر "دعوت دین" کا کام کرتے ہیں ان کا اثر مقامی لوگوں سے

---

28 احیاء علوم الدین: ج2 ص:390، امام غزالی، ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، دار الاشاعت، کراچی

29 حٰمیم السجدۃ:53

30 سورۃ الذاریات:20

31 تفسیر المنار:289ج8، السید محمد رشید رضاء، تفسیر المنار، دار المنار، القاھرۃ 1366ھ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کہیں زیادہ ہوتا ہے عوام کو بھی اس عالم دین یا داعی کی شدید احتیاج اور ضرورت ہوتی ہے جس سے وہ اپنی اجنبیت والی مشکلات اور جدید طرز زندگی کے متعلق سوال و جواب کر سکیں اور فتاویٰ حاصل کر سکیں علماء اور دعاۃ کے اعتبار سے دیکھا جائے تو بلاد کفار میں ان کی اجنبیت کے متعلقہ مشکلات کے بارے میں جس رہنمائی، توجیہ کی ان کو ضرورت ہو اور وہ فقہی امور جو ان ممالک کے حالات کے موافق ہوں (جن میں وہ رہائش پذیر ہیں یا جن دینی و شرعی مشکلات کا وہاں ان کو سامنا ہے اس طرح کے تمام اسباب) ان علماء کو مزید فقہی مہارت عطا کرتے ہیں نیز ہر ملک اور ہر ماحول کے موافق جدید نظریات، فقہی افکار اور اجتہادات ان مبلغین علماء کی عقول و شعور کے چقماق کو مزید روشن کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم ولعلهم يحذرون "اور یہ بات مناسب نہیں ہے کہ تمام ہی مومنین جہاد کے لیے چلے جائیں، ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر جماعت کے کچھ لوگ نکلیں، تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹیں تو انہیں اللہ سے ڈرائیں تاکہ وہ برے کاموں سے پرہیز کریں۔[32]

### "دینی سیاحت" اور اس کا اجر

علّامہ غزالی نقل کرتے ہیں کہ بعض ائمہ سلف نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو سیر و سیاحت کرنے والوں کے لیے مقرر کرتے ہیں جو ان کے مقاصد کے مطابق ان کے سفر کا اجر نوٹ کرتے ہیں جس کا مقصد اپنے سفر سے صرف امور دنیا ہی ہو، ان کو دنیا دے دی جاتی ہے مگر آخرت کے اجر میں کئی گنا کمی کر دی جاتی ہے اور جس کا سفر اخروی اور دینی مقصد کے لیے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں خیر و برکت نازل فرماتے ہیں اور اس کے اوقات کو پراگندگی اور انتشار سے محفوظ کر دیتے ہیں اور فرشتے ایسے مسافر کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں[33]

### حج اور عمرہ کے لیے سیاحت کا اجر

حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا" تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة" حج اور عمرہ لگاتار کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں فقر و غربت اور گناہوں کو اس طرح مٹاتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا ثواب صرف اور صرف جنت ہے۔[34]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه " جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حج کیا پھر (دوران حج) فحش بات نہ کی اور نہ گناہ کیا تو وہ ایسے واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے"[35]

پھر فرمایا" العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة" ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ و ثواب صرف جنت ہی ہے[36]

---

32 التوبۃ:122، سلفی، محمد لقمان، تیسیر الرحمن لبیان القرآن، دار الدّاعی، الریاض

33 احیا العلوم: ج،2ص28، الغزالی، ابو حامد، محمد بن محمد بن احمد، لجنۃ نشر الثقافۃ الاسلامیۃ۔1356ھ

34 سنن ترمذی:810، الترمذی، امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، دار التاصیل، بیروت 1437ھ)

سنن نسائی:2631، النسائی، امام ابو عبد الرحمان، احمد بن شعیب، کتاب السنن، دار التاصیل، بیروت 1433ھ)

35 (صحیح بخاری:1521، صحیح مسلم:1349) امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، صحیح المسلم، دار التاصیل، بیروت 1435ھ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

### جہادی سیاحت اور اس کا اجر

جہاد کے لیے نکلنا، دور دراز علاقوں کا سفر کرنا فی سبیل اللہ "سیاحت" ہے عن أبي أمامة رضی اللہ عنه : أنّ رجلاً، قال :یا رسول اللہ، ائذن لی فی السیاحة، فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم :إن سیاحة أمتی الجهاد فی سبیل اللہ عزوجل" ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سیاحت کی اجازت دے دیجئیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” :میری امت کی سیاحت اللہ کے راہ میں جہاد کرنا ہے“۔[37]

اللہ کے راستے میں پہرہ دینا، بہت عظیم الشان عمل ہے حدیث نبوی ہے رباط یوم ولیله خیر من صیام شهر وقیامه وان مات جری علیه عمله الذی کان یعمله واجری علیه رزقه وامن الفتان کہ اللہ کی راہ ایک دن اور رات کا پہرہ دینا، ایک مہینے کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور اگر وہ مر گیا تو اس کے لیے اس کا وہی عمل جاری کر دیا جائے گا جو وہ کیا کرتا تھا اور اس کے لیے اس کا رزق جاری کر دیا جائے گا اور وہ بہت بڑے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔[38]

### دعوتی سیاحت اور اس کا اجر

دعوت دین کے نشر اور تبلیغ کے لیے نکلنا، سفر کرنا اور دور دراز کی مشقتیں برداشت کرنا اللہ تعالی کو اتنا پسند ہے کہ اللہ تعالی بندے کے اوپر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں، حضرت ابو عبس عبد الرحمن بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنِ اغبرّت قدماہ فی سبیل اللہ حرمهما اللہ علی النّار" جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ انہیں جہنم پر حرام کر دے گا۔[39]

### مریض کی تیمارداری کے لیے سفر کرنا اور اس کا اجر

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بیمار پرسی کرنے جانا بہت ہی ثواب والا عمل ہے اور حقوق العباد میں سے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من اتی اخاہ المسلم عائدا مشی فی خرافة الجنّة حتی یجلس فاذا جلس غمرته الرحمة فان کان غدوة صلی علیه سبعون ألف ملك حتی یمسی حتی یمسی وَان کان مساءً صلّی علیه سبعون ألف ملك حتّی یصبح" جو اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لیے آیا وہ جنت کے پھلوں کو چنتے ہوئے چل رہا ہے حتی کہ بیٹھ جائے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے

---

36 ( صحیح بخاری: 1883، البخاری، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، 1423ھ ( صحیح مسلم: 1349، امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، صحیح المسلم، دار التاصیل، بیروت 1435ھ)

37 أبو داود: 2486 ابی داود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داوٗد، دار التاصیل، بیروت، 1436ھ

38 سنن ابی داوٗد: 2500، ابی داود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داوٗد، دار التاصیل، بیروت، 1436ھ

39 صحیح بخاری: 907، البخاری، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، 1423ھ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کے وقت آئے تو ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں حتّیٰ کہ ہو جاتی ہے اور اگر شام کو آئے تو صبح ہونے تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے بخشش کرتے رہتے ہیں۔[40]

**تحصیل علم کی سیاحت اور اس کا اجر**

صحابہ کرام و تابعین عظام فقہاء و محدثین نے حصول علم کی خاطر بڑے لمبے اور طویل اسفار کیے، سمندر و صحرا، سردی و گرمی، بر و بحر، پہاڑوں اور دریاؤں کی صعوبتوں کو برداشت کیا یہ خالصتاً علمی سیاحت ہے اس کا بہت بڑا اجر ہے سیدنا ابو ہریرہ نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ: من سلك طريقاً يلتمس فيه علماً سهّل الله له به طريقاً إلى الجنّة "جو شخص ایسے راستے پر چلا جس میں وہ علم تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے"[41]

**اصلاح بین الناس کی غرض سے سیاحت کا اجر**

لوگوں کے مابین صلح کروانا، یہ بہت بڑا عظیم عمل ہے اور اس کی خاطر بسا اوقات لمبے اسفار اور طویل فاصلے طے کیے جاتے ہیں اللہ تعالی کو یہ عمل بہت ہی پسند ہے حضرت ابو درداء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الا اخبركم بافضل من درجة الصّيام و الصّلاة و الصدقه قالوا بلى قال اِصلاح ذات البين وفساد ذات البين الحالقة "کیا میں تمہیں اس عمل کی خبر نہ دوں جو روزہ، نماز اور صدقے کے درجے سے بھی افضل ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں اللہ کے پیارے رسول آپ ﷺ نے فرمایا" آپس کی اصلاح کرنا اور آپس کا فساد مونڈ دینے والا ہے۔[42]

اور قرآن مجید میں ارشاد ہے "والصّلح خير" اور صلح سراپا خیر ہے،[43] اور جو شخص یہ عمل سرانجام دے گا اس میں کتنی بھلائی اور خیر ہو گی اور اس کا وہ سارا سفر کلّی طور پر خیر بھلائی اور سعادت کی طرف ہو گا۔

**مسلمان بھائی کی زیارت (کے لیے سفر) کرنا اور اس کا اجر**

کسی نیک سیرت مسلمان کو محض رضائے الٰہی کی خاطر ملنے جانا، ملاقات اور زیارت کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت مرتبے والا عمل ہے اور اللہ تعالی کو بے حد پسند ہے اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں روزِ قیامت اپنے عرش عظیم کا سایہ نصیب کریں گے جو کہ "کرباتِ قیامت" سے انسان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے گا اور یہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے اوپر بہت بڑا احسان ہو گا سیدنا ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ "انّ رجلاً زار اَخاً له فی قریة اخرى فأرصد الله له على مَدرَجتِهِ ملكاً فلمّا اتى عليه قال این ترید؟ قال ارید اَخاً لی فی هذه القریة قال هل لك عليه من نعمه تردّها قال لا غیر انّی اَحببته فی الله قال فانّی رسول الله الیك بانّ الله قد اَحبّك كما اَحببته فيه "ایک آدمی

---

[40] سنن ابی داؤد 3098، ابی داود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، دار التاصیل، بیروت، 1436ھ (سنن ابن ماجہ 1442 ابن ماجۃ، ابی عبد اللہ محمد بن یزید، القزوینی، سنن ابن ماجۃ، دار الجیل، بیروت، 1418ھ)

[41] صحیح مسلم: 2699، امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، صحیح المسلم، دار التاصیل، بیروت

[42] سنن ابی داؤد: 4919، ابی داود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، دار التاصیل، بیروت، 1436ھ (سنن الترمذی: 2509 الترمذی، امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، دار التاصیل، بیروت 1437ھ)

[43] النساء: 148

اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالی نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا جب اس کے پاس آیا تو فرشتے نے کہا کہ کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا اس بستی میں اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کا ارادہ ہے اس فرشتے نے کہا کیا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جسے تو لوٹانے جا رہا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں! لیکن میں اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا پیامبر ہوں کہ یقینا اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں جس طرح کہ تو اس اپنے مسلمان بھائی سے محض اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔[44]

## مقدس مقامات کی سیاحت کا اجر

مقدس مقامات یعنی مساجد ثلاثہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی سیاحت و زیارت بھی باعث ثواب عمل ہے یعنی سیاحت کے ساتھ ساتھ عبادت بھی ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے" لا تشدّ الرّحال الاّ اِلٰی ثلاثۃ مساجد: المسجد الحرام والمسجد الاقصیٰ ومسجدی ھذا "ثواب کی نیت سے صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے اور وہ ہے مسجد حرام اور مسجد اقصی اور میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی ﷺ)[45] اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انہی تین مساجد کی طرف زیارت کی نیت سے سفر کیا جا سکتا ہے دیگر اماکن کی طرف زیارت کی نیت سے سفر کرنا مشروع عمل نہیں ہے

## مسجد حرام کی فضیلت

حضرت جابر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے" وصلاۃ فی المسجد الحرام افضل من مائۃ اَلفِ صلاۃ فیما سواہ "اور مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔[46]

## مسجد نبوی کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ" صلاۃ فی مسجد ھذا خیر مّن اَلف صلاۃ فیما سواہ اِلاّ المسجد الحرام "میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔[47]

حضرت عبداللہ بن زید المازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمای" ا مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ" جو قطعہ زمین میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"[48]

---

[44] صحیح مسلم:2567، امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، صحیح المسلم، دار التاصیل، بیروت 1435ھ

[45] صحیح البخاری:1188 البخاری، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، 1423ھ، (صحیح مسلم:1397) امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، صحیح المسلم، دار التاصیل، بیروت)

[46] سنن ابن ماجہ 1406 ابن ماجۃ، ابی عبد اللہ محمد بن یزید، القزوینی، سنن ابن ماجۃ، دار الجیل، بیروت، 1418ھ، (مسند احمد:14735) ابن حنبل، امام احمد، مسند امام احمد ابن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1416ھ

[47] صحیح البخاری:1190، البخاری، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، 1423ھ (صحیح مسلم:1394 امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، صحیح المسلم، دار التاصیل، بیروت)

[48] صحیح بخاری:1195، البخاری، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، 1423ھ (صحیح مسلم:1190، امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، صحیح المسلم، دار التاصیل، بیروت)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

## مسجد قباء کی فضیلت

قباء وہ مسجد ہے جس کی بنیاد خود رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کے موقع پر رکھی تھی، اور اس میں نماز بھی پڑھی تھی، اس کے بعد آپ ﷺ ہر ہفتے اس مسجد میں تشریف لے جاتے، پیدل چل کر یا سواری پر اور اس میں دو رکعت ادا فرماتے جیسا کہ سیدنا عبد اللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت یوں بیان فرمائی کہ "من تطهّر في بيته ثمّ أتى مسجد قباء فصلّى فيهِ صلاةً كان لهُ كأجرِ عمرة " جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قباء میں آیا اور اس میں نماز پڑھی تو اسے عمرہ کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔[49]

## مسجد اقصی کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد (مسجدِ نبوی) میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب مسجد اقصی کی چار نمازوں سے زیادہ ہے اور وہ بہت اچھی نماز کی جگہ ہے، عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر لوگوں کو گھوڑے کی ایک لگام کے برابر بھی جگہ مل جائے جس سے وہ مسجدِ اقصی کی زیارت کر سکیں تو وہ اس زیارت کو ساری دنیا سے بہتر سمجھیں گے۔[50] ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ" مسجد اقصی میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔[51]

ان مقدس مساجد کی زیارت وہاں نماز کی اقامت سیاحت اسلامی سے بھی تعلق رکھتی ہے ایک نماز کی ادائیگی پر کہیں ہزاروں میں اور کہیں ایک نماز کی ادائیگی پر ایک لاکھ نماز کا ثواب نصیب ہوتا ہے

## سیاحت کے آداب اور شرائط

امام غزالی نے اپنی کتاب " آداب السفر" میں سفر کے آداب و شرائط ذکر کیے ہیں بہت سے واقعات و حالات کا اندراج بھی کیا ہے جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے

(1) سفر و سیاحت کی روانگی سے قبل، ظلم، حق تلفی کا ازالہ کیا جائے، گناہ سے توبہ کی جائے۔

(2) کسی کا قرضدار ہے تو پہلے اس کا قرض ادا کرے۔

(3) زیر کفالت افراد، اہل و عیال کے لیے نان نفقہ اور دیگر ضروریات زندگی کا انتظام و انصرام کرے۔

(4) اگر لوگوں کی امانتیں اس کے پاس ہوں تو وہ ان کے اہل لوگوں کو لوٹائے۔

(5) زادِ سفر کے لیے مالِ حلال اور طیب زادِ راہ منتخب کرے۔

(6) سفر میں اکیلا نکلنے کی بجائے دو، تین افراد کا گروپ بنائے۔

---

[49] سنن ابن ماجۃ:1412، ابن ماجۃ، ابی عبد اللہ محمد بن یزید، القزوینی، سنن ابن ماجۃ، دار الجیل، بیروت، 1418ھ

[50] مستدرک حاکم:8553، ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیساپوری، مستدرک علی الصحیحین، شبیر برادرز، لاہور 2013م

[51] سنن ابن ماجۃ:1407، ابن ماجۃ، ابی عبد اللہ محمد بن یزید، القزوینی، سنن ابن ماجۃ، دار الجیل، بیروت، 1418ھ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

(7) کسی کو امیر سفر منتخب کرے۔

(8) دعائے سفر پڑھ کر احباب اور متعلقین سے رخصت ہو۔

(9)سفر سے قبل دو رکعت نماز استخارہ ادا کرے۔

(10)اگر لوگوں کی امانتیں اس کے پاس ہوں تو وہ ان کے اہل لوگوں کو لوٹا دے سفر میں اگر سواری کے لیے جانور ہو تو اس کے لیے سہولت اور نرمی اختیار کرے۔

(11)آئینہ، کنگی، قینچی، مسواک، سرمہ، بستر، کپڑے اور دیگر لوازمات سفر ساتھ رکھے۔

بندہ مومن کے لیے سیاحت فی الارض ایک شرعی اور دینی مقصد ہونا چاہیے خواہ وہ آثار فی الارض کے مشاہدات سے تعلق رکھتا ہوں یا سیاحت لتحصیل العلم ہو، اپنے کسی بھی سفر زیارت وزٹ اور تفریح ٹورز کو بامقصد اور بامعنی بنانے کے لیے شرعی ضوابط و قواعد کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کا یہ عمل فی الدّنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ کا مصداق بن جائے۔[52]

## غیر مسلم اقوام کے نزدیک سیاحت کا مقام

غیر مسلموں نے خاص کر (اور چند مسلمانوں) نے بھی سیاحت کی قدر و قیمت اور مقام کا ادراک کر لیا ہے انہوں نے اپنے اپنے پروجیکٹ اور منصوبہ جات کی خدمت کے لیے "ٹورازم" سیاحت سے خوب فائدہ اٹھایا ہے اپنے بامقصد، منظم منصوبوں کی تکمیل، ان سے متوقع نتائج کو ثابت کرنے اور اپنے متعین کردہ اہداف کی تکمیل کی خاطر انہوں نے ہر طرح کے امکانات کو جمع کر کے اپنی دولت وثروت کا کثیر حصہ "ٹورازم "سیاحت میں کھپا دیا ہے اس مقصد کی خاطر انہوں نے ہوٹل، ریسٹورنٹ، بہت سارے بینکوں، ٹریول ایجنسیز، فضائی، بحری اور بری سیاحت کے دفاتر کا جال بچھا دیے ہیں اور سیاحوں کو خدمات اور سروسز فراہم کرنے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں ملازمین بھرتی کیے ہیں کیونکہ ایک ٹورسٹ "سیاح" کا پلان ایئرپورٹ پر اس کے استقبال سے شروع ہو جاتا ہے پھر اس کو ہوٹل تک منتقل کرنے، کھانا فراہم کرنے، اس کے سیاحتی دورے کو منظّم مرتب کرنے، اس کی تفریح کو پرسکون اور آرام دہ بنانے اور شاپنگ جیسی سہولیات فراہم کرنے پر مشتمل ہوتا ہے تو ایک "وزٹر" سیاح کو انواع و اقسام کی آسائشات و سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے، اب ان ممالک میں سینکڑوں کی تعداد میں ہوٹلز، پختہ و کشادہ فلیٹس، پلازے، مہنگے ترین کھانوں کے ریسٹورنٹس، نائٹ کلب، رقص و سرور کی محافل، موج مستی کی تفریح گاہیں، تیراکی کے تالاب، کھیل کود اور گیموں کے سیشن اور شاپنگ ہال دیکھیں گے

## معاصر سیاحت

سیاحت آج کل، ان کے بگڑے ہوئے طرز زندگی، گھٹیا پن اور رزائل پر مبنی تہذیب، خباثت سے پراگندہ نظریات اور سوچ کی وجہ سے فساد اخلاق و اعمال کا ذریعہ، لوٹ مار اور چھینا جھپٹی کی فرصت بن چکی ہے

## پاکیزہ شفاف اور باوقار سیاحتی نظام کی ضرورت

حقیقت حال یہ ہے کہ ایک پاکیزہ شفاف باوقار سیاحتی نظام کی نعم البدل نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے فسق وفجور سے الگ رہنے والے، متقی اور پارسا، پاکیزہ اخلاق کے حامل لوگ ان کے اس جال کا شکار ہو چکے ہیں اسی فقدان کی بنا پر ہم نے از خود اپنے علاقے کے وسائل، اسباب و ثمرات کو اغیار کے

---

[52] احیاالعلوم: ج،2ص،30 الغزالی، ابو حامد، محمد بن محمد بن احمد، لجنۃ نشر الثقافۃ الاسلامیۃ۔1356ھ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

قبضے میں دے دیا ہے اور اپنے ہی ممالک میں دشمن کو اس کے پلید منصوبوں، خطرناک عزائم کی تکمیل کا موقع فراہم کیا ہے (جو خیرات پہ ڈاکہ ڈالتے ہیں اور ناحق خون سے کھیلتے ہیں) ان کے ہاتھ ناحق خون سے رنگے ہوئے ہیں اخلاق اور ادآب کی بنیادوں کو تباہ کرتے ہیں فطرت سے ہٹے ہوئے ہیں، رزیل اور گھٹیا وسائل کی فراوانی پیدا کرتے جا رہے ہیں

**اسلامی پروگرام میں "سیاحت" کا موقع و محل**

المیہ یہ ہے کہ ہم برائی کے برے شاہکار کے مقابل، اچھائی کا معیار اور نعم البدل دینے سے قاصر ہیں، ہمارے اسلامی منصوبوں اور پلاننگ میں "سیاحت" کے مواقع کا فقدان ہے نہ تو معقول و مختلف الانواع سیاحت کو منظم کرنے والے ادارے ہیں نہ ہی فضائی کمپنیاں ہیں اور نہ ہی اسلامک پس منظر رکھنے والی نقل و حمل والی کمپنیاں ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے پروجیکٹ ہمارے منصوبوں میں بھی ہوٹلز، پلازے، فلیٹس کے لیے پلاٹ مختص ہوں، کھیلوں کے لیے کلب اور سٹیڈیم ہوں، نہری اور سمندری شفاف پانی کے حوض ہوں، تیراکی کے تالاب ہوں، صحرا اور سمندر کے کنارے قیام کے لیے خیمے ہوں، رات بسر کرنے کے لیے شہروں میں پلازے اور عمارات ہوں، ان میں نماز کے لیے مساجد ہوں، گرمی دور کرنے کے لیے تالاب ہوں، ورزش اور ستانے کے لیے تفریح گاہیں اور آرام گاہیں موجود ہوں، کتب و لائبریری کے لیے بڑا حال ہو، ذہن سازی اور اصلاح کے لیے کمیٹیاں ہوں، سودا طے کرنے اور معاشی معاہدات کو حتمی شکل دینے والے ماہرینِ اقتصادیات کا اجتماع ہو، سیمینارز، کانفرنسز حال ہوں،

**"سیاحت" مسلمانوں کے عملی منہج میں غیر وارده ہے**

امر واقع یہ ہے کہ "سیاحت" مسلمانوں کے عملی منہج میں غیر وارده ہے کوئی نئی شے نہیں ہے تاہم اس کا کردار معطل یا شب معطل ہو چکا ہے اب ہم صرف ان کی اخلاق باختہ تہذیب پر تنقید کرنے پر اکتفا نہیں کر سکتے بلکہ ہمارے اوپر، اس دور کا احساس کرتے ہوئے (اور ان حالات میں تو بہت ضروری ہے) کہ ہم بار بار غور و فکر کریں اور اپنے مکمل کردار اور ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے، ان تمام وسائل و اسباب کی سرپرستی کریں جن سے ہم اپنے اسلامی پروجیکٹ اور اسکیموں کی خدمت میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے اپنے حلقہ وعظ و تدریس جلسہ و جلوس خطبہ و خاندان اور احباب کے دائرہ سے باہر نکلیں اور اس مقصد کے لیے جن وسائل کی بھی ضرورت ہو ان کو بروئے کار لائیں، مسلسل غور و فکر، تدبر، فراست، عقل و شعور اور ٹھوس عمل کے ذریعے "ارض اللہ" کی زمین کا کنٹرول سنبھالنے، بلند رتبہ و مقام حاصل کرنے جدید، فکری خطوط اور پلاننگ مرتب کر کے سیمینار اور فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھتے ہوئے منظم جدوجہد کریں ہم اپنے ارد گرد جتنے بھی بشری، مالی، اقتصادی، معاشی، اداراتی، قانونی اور علمی وسائل و اسباب ہیں، ان کو دین کی خدمت یا زمانہ کی تخت نشینی کے لیے عصر جدید کے تقاضوں کے مطابق بروئے کار لائیں۔

عین ممکن ہے کہ ان تجاویز پر عمل پیرا ہو کر ہم زمین کی وراثت یعنی خلافت و نیابت کے اہل بن جائیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نئی طرز سے سوچ و بچار کریں اور عمدہ اسلوب سے کام لیں، جدید شکل میں منصوبہ بندی کریں، اسی طرح ہمیں روشن عقول، ہوشیار اور چست نفوس اور بلند ہمتوں کی بھی شدید ضرورت ہے۔

وقت کا تقاضا ہے کہ اب ہم کانچ اور شیشہ کے گھر سے اپنے آپ کو نکالیں جن میں ہم نے اپنی جانوں کو پسماندگی، جہالت نحوست و بدشگونی، رائیگاں وضائع ہونے اور نا امیدی کی وجہ سے محبوس اور قید کیا ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق ہم ہی ہیں "فاذا قضیت الصلاۃ فانتشروا فی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون" اور جب نماز پوری کر چکو، تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاجاؤ"[53] (اللہ کے فضل سے مراد تجارت ہے حسن بصری، سعید بن جبیر اور مکحول کے ہاں طلب علم مراد ہے)[54]

### رہبانیت کی حوصلہ شکنی

ممکن ہے کہ ہم کو اس "درّے" کی قوت اور طاقت کا احساس ہو جائے جس کے ساتھ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ نے اس اعرابی کو کوڑے لگائے تھے جو مسجد میں اکتفا کیے بیٹھا ہوا تھا جب کہ لوگ اسلام کے حکم کی بناء پر حیات انسانی و زندگی کی آبادی کی خاطر نکل گئے تھے خلیفہ رسول ﷺ حضرت عمرؓ نے اس دیہاتی کو ئی فرمایا" لا تمت علینا دیننا أماتكَ الله" اٹھ ہمارے اوپر ہمارے دین کو مردہ نہ بنا، اللہ تجھے غارت کرے"[55]

### "سیاحت" خالصتاً ایک اسلامی عمل ہے

لہٰذا اسلامی ممالک کی متعلقہ وزارتوں اور تنظیموں، سوسائٹیوں اور اسلامی اداروں پر واجب ہے کہ اپنے اہداف منصوبہ جات اور پلاننگ کے اندر "ٹورازم" سیاحت اور آمد و رفت کی صنعت و حرفت کو عمدہ ترین بنانے کا عزم کریں، جو کہ کافروں کی سیاحت بن چکی ہے جو اللہ کا حق پہچانتے ہی نہیں حالانکہ سیاحت خالصتاً ایک اسلامی عمل ہے اور کسی حال میں بھی اس کی اہمیت اور فضیلت کسی بھی دوسرے اسلامی عمل سے کم نہیں، دلیل کے طور پر یہی بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو خیر کی ان صفات میں شمار کیا ہے جو ان مومنین میں پائی جاتی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جانوں اور اموال کو خرید لیا ہے "سیاحت" کی صنعت صحیح اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لیے چند امور کا وافر مقدار میں پایا جانا ضروری ہے جن میں سے اہم ترین یہ ہیں۔

1- ایک نسل نو اور اقوام عالم کی زندگی میں "ٹورازم" یعنی سیاحت کے کردار، اس کی اہمیت نیز اس کے اسلامی مقصد اور ضرورت زندگی کا احساس اور معرفت کا ہونا ضروری ہے

2- ایک ایسا "اسلامی سیاحتی انسائیکلوپیڈیا" ایجاد کیا جائے، جس کے تحت اہم ترین آثار اہم علاقے، مشہور مساجد، اسلامی دنیا اور اس کی سرزمین میں پھیلے ہوئے مخصوص و معروف نشانات و مقامات درج کیے جائیں۔

3- سیاحتی آمد و رفت اور اقدار کی ثقافت کا سنگ بنیاد رکھا جائے اور اس کو مضبوط و مستحکم کیا جائے۔

4- مسلم اقوام کے مابین تعلقات، عمدہ معیارات پر قائم کرنے کے لیے "اسلامی سیاحتی کانفرنسز" کا انعقاد کیا جائے اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے، ان میں یکسانیت اور باہمی اتحاد پیدا کیا جائے

---

[53] الجمعۃ:10

[54] تفسیر البغوی:1314 البغوی، ابی محمد حسین بن مسعود، (معالم التنزیل)، دار ابن حزم، بیروت، لبنان 1423ھ

[55] ص:461، أرشیف ملتقی أھل الحدیث، الورع الکاذب، االمکتبۃ الشاملۃ الحدیثیۃ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

5- تفریح اور سیاحت کو (خوشحالی و آسودگی) میں اسلامی آداب اور شرعی ضوابط کی خلاف ورزی سے بچایا جائے، اختلاط مرد وزن، خواتین کا عریاں ہونا یا زینت کا اظہار کرنا، حرام معقولات و مشروبات استعمال کرنا اور ان جیسے دیگر معاملات سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

6- تیز ترین ذرائع ابلاغ، مختلف پلیٹ فارمز اور مختلف طریقوں سے "سیاحت" کی ترویج کی جائے، جیسے "دینی سیاحت" "علمی سیاحت" "معاشی سیاحت" تفریح ٹورز وغیرہ۔

7- عربی اور اسلامی ممالک میں "سیاحت" کی حوصلہ افزائی کی جائے جیسا کہ عربی اور دیگر اسلامی ممالک میں اقوام اداروں، مدارس اور یونیورسٹیز کے باہمی تعلق کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

8- عالمی معیار اور جدید طرز اور تقاضوں کے مطابق اسلامی ہوٹلز کی صنعت کا اہتمام کیا جائے، عمدہ مراعات کا خوب انتظام کیا جائے، تاکہ وہ اپنی ہر شکل وصورت میں عالی شان اور عمدہ ترین نظر آئیں۔

9- سیاحتی صنعت کی ہم رکابی مدد اور تعاون کے لیے ثقافتی، تعلیمی، تربیتی اور تفریحی طرز کے پروگرامات کا انعقاد کیا جائے

10- سیاحتی گائیڈز اور ریسٹورنٹ ایجوکیشن کا اہتمام کیا جائے، اور اسی طرح سیاحتی صنعت میں مطلوبہ مہارتیں سرگرمیاں اور عملی اقدامات کی نگرانی کی جائے۔

## خلاصہ بحث

سیاحت کی تہذیبی اور تمدنی اہمیت کو سمجھنا آج کی عالمی ضروریات میں شامل ہے۔ اس کے ذریعے ہم نہ صرف اپنی ثقافت کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر اسلامی اصولوں کی ترجمانی بھی کر سکتے ہیں۔ ضروری ہے کہ اسلامی ممالک اس اہم شعبے کو مزید ترقی دیں اور سیاحت کو ایک مؤثر اور مثبت عمل کے طور پر فروغ دیں۔ اس طرح، سیاحت کو نہ صرف تفریح بلکہ تعلیم اور بین الثقافتی تبادلے کے مواقع کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔